نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۴ ستمبر ۱۹۱۴ء | نمبر ۳۶

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا عہ/
تواریخ مذہب ۸/
تواریخ روم ۸/
تواریخ مصر ۸/
تواریخ یونان ۸/
مرقع روس ۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲/
حیات پولوس ۴/
حیات داؤد ۸/
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو ۲/

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ، رومن اُردو ۸/

تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو ۲/ و ۶/
دولتِ لازوال اُردو ۳/ ۵/ ۸/
دولتِ لازوال، رومن اُردو ۸/
عزت بیمثال اُردو ۳/ ۵/ ۸/
" رومن اُردو ۸/
حالات جاپان ۲/ و ۶/
شریف بیبیاں ۳/ و ۶/
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲/ و ۶/ گورمکھی ۱/
سیر ہند عہ/
وکیل کی سرگذشت رومن ۶/
سورج پرکاش ۴/ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو ۸/
سمپردائے ۳/ و ۵/
ویدوں کی تعلیم ۱۰/
وشنو کے دس اوتار ۲/
ویدک تصنیفات ۱۰/
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۲ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی "
ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
پرستش حیوانات ۱ پائی
تیرتھ ۱ پائی
اہل ہنود کے تیوہار "

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو ۱/
خدائے اسلام ۲/
ینابیع القرآن ۳/
الکفارہ ۱/

بائیبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینا بیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ″
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ″
حضرت محمدؐ ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ″
اسماءِ الٰہی ″
خدا کے دس حکم ″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ″
مسیح یا محمد ″
نماز ″
سچا اسلام ″
قرآن ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ″
یسوع مسیح ″
سورہ فاتحہ ″
ہمارا شافع کون ہے ″

اثمار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی ″
انصاف کا دِن ″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ″
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب ار
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورکھی ۲ر
گورکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
″ ″ ″ پنجابی اُردو حروف ″
″ ″ ″ رومن اُردو ″
″ ″ ″ گورکھی ″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر گورکھی ار
″ مرقس کی انجیل پر گورکھی ار
″ لوقا کی انجیل پر ″ ار
″ یوحنا کی انجیل پر ″ ار

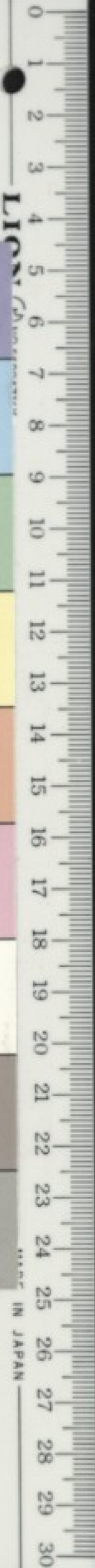
مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیاء ۸ر
حل مشکلات حصہ اوّل ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۴ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہبِ رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القابِ مسیح ۱۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر
ابن حور اُردو ۸ر - طلائی شمعدان ۴ر
روح سے معمور زندگی ۴ر
طریقِ دعا ۴ر
شعاعِ نور حصہ اوّل و دوئم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر





نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۴ ستمبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۲۷ - اگست لندن - ہوس آف کامنز میں آج مسٹر ایسکوتھ نے اعلان کیا ہے - کہ فیلڈ مارشل سرجان فرینچ رپورٹ دیتا ہے کہ کل برٹش فوج کا مقابلہ ایک بڑی اعلیٰ فوج سے ہوا برٹش فوج بڑی شاندار تھی اور آنے والی جنگ میں متحدین کو بڑی بڑی امیدیں ہیں -

مسٹر ایسکوتھ نے یہ بھی کہا کہ فیلڈ مارشل سرجان فرینچ فرانسیسیوں اور ان کے افسران کی بڑی تعریف کرتا ہے - (اس پر بڑی زور سے چیرز ہوئے -)

۲۷ - اگست لندن - اگرچہ میدان جنگ میں سے کوئی نئی خبر نہیں ہے - تو بھی توقع کیجاتی ہے - کہ جنگ ہو رہا ہے - اسباب کا پورا پورا مطلب تاحال صفائی سے معلوم نہیں ہوا - کہ متحدین کی فوج واپس چلی گئی - مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہاں چند گذشتہ ایام میں برطانوی افواج معین کی گئی تھیں - وہاں سخت خونریز جنگ ہوا ہے - اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جرمنیوں نے خطوکتابت کے وسایل مسدود کر دیئے ہیں -

۲۷ اگست لندن - ایک برطانوی سپاہی ایک خط میں مونس کی جنگ کی بابت یوں لکھتا ہے - کہ اہل جرمن بڑے بدذات شیطان ہیں - وہ بڑے تند ہیں - مگر اُن کی جنگ صاف نہ تھی - ہماری جنگ اچھی تھی - ہم نے اُن کے مُردوں کے پشتے لگا دیئے - گروہ ہمارے پاس ہزاروں کی تعداد میں آئے یہ بڑا شاندار مگر خوفناک نظارہ تھا - رات کو جنگ ہوتی رہی ہمارا کپتان بڑا اچھا آدمی تھا - اُس کی ٹانگ گولے سے زخمی ہو گئی تھی - مگر پھر بھی وہ ایک گھٹنے کے بل بیٹھا رہا اور خوشی سے بلاتا رہا - میرے حسین لڑکو خوب تاک تاک کر نشانہ لگاؤ خط کے آخر میں وہ لکھتا ہے کہ جرمن انسان نہ تھے بلکہ زیادہ تر دیوانہ زدلوؤں کی شکل تھے -

۲۸ اگست لندن - مونس پر جو زخمی ہوئے تھے اُن کی پہلی گروہ فاک سٹون پر آگئی ہے - بہتوں کے پاؤں اور ٹانگوں میں زخم آئے ہیں - ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگاروں میں سے ایک نے پوچھا مونس کے گرد جنگ کیسی تھی - اس نے جواب دیا بڑی عمدہ - وہ مست بھیڑ جس میں ہیں تھا بڑی مبالغہ سے بیان کیجاتی ہے -

۲۸ - اگست لندن - ایک فرانسیسی سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے - کہ برطانوی فوج پر ایک نہایت اعلیٰ فوج نے حملہ کیا اور برطانوی فوج بڑی عمدگی سے مقابلہ کر کے آخر کار پسپا ہونے پر مجبور ہوئی - دہنی طرف ہماری فوج اپنی جگہ پر قائم رہی -

ڈیلی اکسپریس کا نامہ نگار کل لِل سے تار دیتا ہوا لکھتا ہے - کہ یہاں تک تو جرمن سپاہ کے طوفان کو روکے رکھنے کا کوئی ثبوت نہیں وہ فرانسیسی خطوط کو توڑ کر اور ولنشنس سے لِل تک لائن کو کاٹتے ہوئے اورکیز تک چلے گئے -

تار برقیات

۲۹ اگست لندن - ہیلی گولینڈ والے جو بحری جنگ میں شریک تھے وہ ہارویچ میں آگئے ہیں لوگوں نے اُن کا نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ ہیں کے قریب برباد کن جہاز بھی آگئے ہیں - صرف ایک جہاز میں قدرے نقصان ہوا ہے۔ ہیلی گولینڈ والے کہتے ہیں کہ ہم نے جرمن والوں کو جب وہ بے خبر تھے بڑی بھاری کہر کے درمیان گرفتار کر لیا - زخمی جرمنیوں کو بڑی خبرداری اور حفاظت کے ساتھ لے آئے جس کے لئے وہ نہایت ہی شکرگزار تھے -

۲۹ اگست لندن - دو سو جرمنی بحری اسیر اور زخمی لوگ ایڈنبرا میں داخل ہو گئے ہیں -

۲۹ اگست - کوپن ہیگن - یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن تسلیم کرتے ہیں کہ برٹش نے مینز - کولون - آریادنے کروزروں کو غرق کر دیا ہے - اور برباد کن جہازوں کا حکمران قتل ہو گیا ہے -

۳۰ اگست - کوپن ہیگن - بحری جنگ کے جرمنی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ برٹش اور جرمن جہازوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی چھوٹی چھوٹی جرمنی کے برباد کن جہاز مغرب کیطرف چلے گئے - اور وہاں اُن کی کئی ایک مضبوط برباد کن جہازوں سے مٹ بھیڑ ہوئی - ایک برباد کن جہاز ایریان غرق کر دیا گیا - اس پر جو ۲۵ آدمی سوار تھے اُن میں سے بہت سے بچ گئے -

۳۰ اگست لندن - سرکاری پریس سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہیلیگولینڈ سے پرے جو بحری جنگ ہوئی تھی اُس میں برٹش کے ۲۹ مارے گئے جن میں دو لفٹننٹ تھے اور ۳۵ زخمی ہوئے -

۲۹ اگست لندن - روسی برباد کن جہاز بوگاتیر اور پلادنے میگڈ برگ کو کنارے پر پایا اور گولہ باری کی - میگڈبرگ نے بھی جواب دیا - روسی گولوں نے میگڈبرگ کے اگلے حصہ کو برباد کر دیا - کپتان بھاگ گیا - افسروں اور اہل جہاز میں سے اکثر گرفتار ہو گئے -

۲۹ اگست لندن - جہاز ولہلم ڈر گروسے کو جو رایوڈے اورو واقعہ شمال مغربی افریقہ پر کوئلہ لے رہا تھا ہائی فلائر نے دیکھ لیا اور اس پر گولہ باری کر کے آگ لگا دی - اس پر ہائی فلائر نے گولہ اندازی چھوڑ کر اسپر کے جرمن لوگوں کو جو بچ رہے تھے بچانے میں مشغول ہو گیا - ولہلم ڈر گروسے پر ایسٹ لنکاشایر رجمنٹ کا لفٹننٹ ڈین بھی تھا - جو گلیسا جہاز پر سے گرفتار کیا گیا تھا -

۲۹ اگست لندن - ایک سٹیمر اور ایک ماہیگر کشتی کانوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے -

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ تا حال ۲۳۶ جرمن اور اسٹرین انعامی جہاز گرفتار کر لئے گئے ہیں -

۲۹ اگست لندن - پیرس میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ ہمارا اول سونے سے لے کر دو بجے تک ویسا ہی ہے - جیسا کہ وہ کل تھا - ایسا معلوم ہوتا ہے جرمن فوجیں اب سست گام ہیں -

ادور کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب دونوں جانب کی فوجیں تھک کر بیٹھ گئی ہیں ہر دو طرف کے بہت سے نقصانات ظہور میں آئے ہیں - خصوصاً جرمن کا نقصان بہت ہوا - اسیران جنگ کہتے ہیں کہ وہ جرمن پیادہ پلٹنیں ایسی حواس باختہ ہو گئی تھیں - کہ وہ مل جل گئیں اور اس میں کٹ مریں - بہت تھوڑی اُن میں سے باقی رہ گئی ہیں -

۲۹ اگست لندن - برطانویوں کے ۷۰۰ جو ٹرنامے کو قبضہ میں رکھنے کی کوشش کر رہے تھے - اُن کے پاس میدان جنگ کی ۲۲ توپیں اور دو دوسری توپیں تھیں - توپوں سے بڑا عمدہ کام عمل میں آیا - ان میں سے بعض توپیں تو برطانیہ نے برباد کر دیں اور بعض چھین لی گئیں -

۲۹ اگست لندن - برطانوی بیڑہ نے ہیلیگولینڈ کے نزدیک جرمن کے تین کروزر اور دو ڈسٹرائیرس کو ڈبا دیا - مگر برٹش جہاز کوئی نہ ڈوبا -

۲۹ اگست لندن - شمال مشرقی فرانس کا ایک وسیع رقبہ سویلین سے خالی کر دیا گیا ہے ہوبو نے اور لیل جن کو فوج نے خالی کر دیا تھا وہ اب کھلے شہر ہیں اور ان میں اب گولہ اندازی نہ ہو گی -

۲۹ اگست لندن - کل کا بحری جنگ بڑی سرد مہری سے ہوا کیونکہ تمام پانیوں میں جرمنی کی کانیں تھیں - جو صرف جرمن ہی کو معلوم تھیں -

۲۹ اگست لندن - امیر البحر اعلان کرتا ہے کہ ایچ - ایم کروزر ریویبل نو جرمن افسر اور ۸۱ آدمی لیکر واپس آتا ہے - جن میں بہت سے زخمی بھی ہیں -

ایڈیٹوریل نوٹس

سائنس اور بائبل

یہ ایک کلیہ قاعدہ اس دنیا میں نظر آتا ہے کہ انسانی تعلیم اور انسانی استفادہ ہمیشہ ہی سے بائبل کے خلاف رہے ہیں۔ اور انسانی دعویٰ بھی یہی رہا ہے کہ بائبل میں تواریخی اور علمی یعنی سائنسی غلطیاں بہت سی پائی جاتی ہیں۔ بائبل کے اختیار اور شہرت اور قدرت کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے مخالفین کے ان دعووں کے خلاف اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ بائبل کا منشا سائنس سکھانا نہیں ہے۔ بلکہ صرف نجات کی تعلیم دینا ہے اور یہ ایک حد تک سچ بھی ہے۔ کیونکہ بائبل واقعی ایسے علم کی تعلیم کے لئے ضبط قلم نہیں کی گئی۔ جو آدمی کو پھلا دیتا ہے۔ مگر عین اس کے برعکس علم کی تعلیم یعنی حلیمی اور خاکساری سکھانے کے لئے دی گئی ہے۔ بائبل انسان کو تعلیم دیتی ہے۔ کہ انسان واقعی گنہگار ہے۔ ہلاک ہونے کے لائق اور مستحق ہے۔ اور موت کے قبضہ اور فتوے کے ماتحت ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی روحانی اور اخلاقی طاقت باقی نہیں رہ گئی ہے اور وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جس سے کہ وہ اس گری ہوئی مایوس حالت میں سے نکل آسکے۔ بائبل بتاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں کچھ جانتا ہوں تو وہ جان رکھے کہ وہ پھر بھی کچھ نہیں جانتا جیسا کہ اُس کو جاننا چاہیئے۔ (۱ کرنتھی ۸: ۲)

لیکن اگر اس بیان سے کہ بائبل سائنس کی تعلیم دینے کے لئے لکھی نہیں گئی۔ کوئی یہ مراد لے کہ بائبل سائنس کے خلاف ہے۔ یا اُس سے خالی ہے۔ تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ برعکس اس کے جاننا چاہیئے کہ دنیا میں صرف بائبل ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جسے درحقیقت سائنٹیفک کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ صرف یہی کتاب دنیا میں ہے جس میں کہ وہ تمام باتیں صاف اور واضح اور قابل اعتبار طریق سے بیان کی گئی ہیں جن کا اُس میں بیان ہے۔ لاکھوں اور کروڑوں آدمی کلام الٰہی کے بیانات کو تحقیقی طور پر سچ اور برحق جانتے اور مانتے ہیں اور ہزاروں اور لاکھوں نے اُس کی سائنسی تحقیقات کی اور بالکل صحیح اور اغلاط سے منزہ پایا۔ ہم مدت سے بہت سی ایسی باتیں سنتے آئے ہیں۔ کہ موسےٰ کا بیان دنیا کی پیدائش کے بارے میں اور دیگر تواریخی بیان سائنس اور تاریخ کے خلاف ہیں۔ مگر جن باتوں کی بابت ہم آج سے تیس سال پیشتر یہ سنا کرتے تھے کہ وہ سائنس کے خلاف ہیں۔ اور ہم ایسا سُن سُن کر حیران ہوتے تھے۔ انہیں کی بابت اب نہ صرف سنتے ہی ہیں۔ بلکہ اپنا ذاتی تجربہ مشاہدہ اور علم رکھتے ہیں کہ وہ سائنس کے عین مطابق اور بالکل درست ہیں۔ سائنس اور مذہب ایک دوسرے کے متباین نہیں بلکہ ممد و معاون ہیں۔ آج سائنس نے بائبل کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے اور انسان کی روحانی ضروریات بہم پہونچانے پر اپنی مہر کردی ہے۔

جوں جوں سائنس منجھتا جاتا ہے۔ اور دن بدن نئی تحقیقاتیں اور دریافتیں ہوتی جاتی ہیں اور جوں جوں سائنس اپنی اُن غلطیوں کی اصلاح کرتا جاتا ہے۔ جن میں کہ وہ گذشتہ صدی میں اپنے زود تر نتائج نکال لینے کے سبب سے پڑ گیا تھا اور جن کے باعث سے یہ کہنے کا موقعہ مخالفین کو ملتا تھا کہ بائبل سائنس کے خلاف ہے۔ توں توں بائبل کے سائنس کے ساتھ مطابق ہونے اور کلام الٰہی ہونے اور دیگر امور کی صداقت کے بارے میں بڑے زور سے شہادتیں ملتی جا رہی ہیں۔ اور اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ ایسے سامان اور اسباب بکثرت مل سکتے ہیں۔ جن سے بائبل کے ساتھ مطابق ہونے کا ثبوت کافی سے زیادہ مل سکتا ہے۔ صرف زر وقت لیاقت اور محنت کی ضرورت ہے۔ اور خداوند مسیح کا یہ کلام راست ثابت ہوتا ہے۔ کہ تیرا کلام سچائی ہے۔ (یوحنا ۱۷: ۱۷) اور یہ بھی ٹھیک۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا کی خلقت کا صحیح علم اُس کے کلام کے خلاف ہو یا بعبارت دیگر فطرت اور بائبل ایک ہیں۔

ایک چینی پاسٹر کی رائے چین کے بارے میں

پادری چینگ جنگ ییٔ جو چین میں ایک کلیسیا کے پاسٹر ہیں انہوں نے گذشتہ ماہ مئی کی میٹنگوں کے درمیان جو شہر لندن میں منعقد ہوئی تھی تقریر کرتے ہوئے اُس بڑی تبدیلی کی بابت جو چین کے اندر معرض ظہور میں آرہی ہے یوں فرمایا کہ:-

کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ غیر ممالک کی ہر ایک شے برباد کی جاتی اور ہر ایک شخص جو



غیر ممالک والوں سے تعلق رکھتا تھا۔ ہلاک کر دیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ لفظ آچینی جو چینی زبان میں مینگ ہے اس سے بھی نفرت اور حقارت کی جاتی تھی۔ مگر آج غیر ممالک کی ہر ایک چیز اور بات کی قدر اور تقلید کی جاتی ہے۔ چین کے پریذیڈنٹ نے چینی لڑکیوں کی ایک جماعت غیر ممالک میں تعلیم پانے کے لئے بھیج دی ہے۔ آج چینی جوان عورتیں جدید ترین یورپین فیشن کے لباس سے آراستہ ہو کر بڑے اطمینان اور سیری کے ساتھ پیکن کے بازاروں میں پھرتی نظر آتی ہیں۔ وزیر معاملات خارجہ نے اپنی بیوی کے نام سے اُن کو شام کے کھانے کی دعوت بھیجی ہے۔ اور دعوتی کارڈوں میں یہ بھی تحریر کیا گیا تھا کہ دعوت میں آنے کے لئے شام کا لباس پہننا لازمی امر ہے۔ مسیحی جد و جہد کے بارے میں ایک چینی مسیحی لیڈی نے خود مشہور و معروف آسمان کے مندر میں انجیلی بشارت پر تقریر کی جو غیر مسیحی طلبا وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی میٹنگ میں حاضر تھے۔ اُنہوں نے مسیح کے حق میں فیصلہ دیا۔ ایک ایوانجلسٹک بینڈ بنا ہوا ہے۔ جو برضا و رغبت انجیلی خدمات میں منہمک ہے اور قید خانوں اور ہسپتالوں کے اندر انجیل کی منادی کر رہا ہے۔ ہزاروں سرکاری طلبا انجیلی خدمات پر حاضر ہوا کرتے ہیں اور وہ گرجے میں ایک ایک۔ بیس بیس ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں۔ یہ چین کے مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کا جوش ہے۔ جو وہ مسیح کے جلال اور ملک کی دنیوی اور روحانی بہبودی کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہی سپرٹ جو چینی مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں کام کر رہی ہے ہندوستانی مسیحیوں اور غیر مسیحیوں خصوصاً مسیحیوں بلکہ مسیحی جوانوں کے درمیان بھی کام کر رہی ہے؟ کیا ہم اس کا جواب نفی میں نہیں پاتے ہیں۔

شہنشاہ آسٹریا کا پوتا

اخبار ٹائمز آف سیلون کا بیان ہے۔ کہ اس وقت سیلون میں ایک بدھ مت کا زاہد موجود ہے۔ جو شہنشاہ فرانسس جوزف کا پوتا ہے۔ اور اُس کی والدہ آسٹریا کے موجودہ بادشاہ کی ایک بیٹی ہے۔ یہ جوان بودھ اپنے حسب و نسب کو بہت ہی مخفی رکھتا ہے۔ کیونکہ اب وہ تارک الدنیا بن گیا ہے۔ اور زرد لباس زیب تن کئے ہوئے گوشہ نشین ہو گیا ہے۔ انسان سے اُس نے اپنا بالکل قطع تعلق کر لیا ہے۔ کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ اُس کے ہم مذہبوں میں سے ایک ہر دلعزیز جوان آدمی جو یونیورسٹی کا ایک پروفیسر بھی رہ چکا ہے۔ وہ شہنشاہ کا ہی پوتا ہے۔ یہ معہ کئی ایک یورپین سادھوؤں کے ایک خوش منظر مقام میں رہتا ہے۔ جس کا نام پولگس ڈووا ہے۔ اور جو مقام دو ڈنڈوا کے نزدیک ہے۔ یہ مقام ایسا ہے۔ گویا کہ جھیل میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہوتا ہے۔

کنواروں کی بستی

کہتے ہیں یونان کے صوبہ مقدونیہ کے جنوبی حصہ میں ایک ایسا جزیرہ ہے۔ جہاں جمہوری حکومت قائم ہے۔ اور وہاں ایک بھی عورت آباد نہیں ہے۔ بلکہ سب آدمی ہی آدمی ہیں۔ عورتوں کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ عورتوں کا داخلہ روکنے کے لئے سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اور تو اور دوسرے مسافر مردوں کو بھی اس جگہ داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ اس انتظام کے لئے ساحل سمندر پر پولیس کا سخت پہرہ لگا ہوا ہے۔ اسی طرح روس میں ایک ایسا صوبہ ہے۔ جس میں عورتیں ہی حکومت وغیرہ کا کام سرانجام دیتی ہیں۔ اس جزیرے میں جہاں عورتوں کو داخل ہونے نہیں دیا جاتا۔ خدا جانے یہ رواج کب سے جاری ہے اور وہ آدمی جو وہاں آباد ہیں عورتوں کے بطن سے پیدا ہوئے ہوئے ہیں یا برساتی مینڈکوں کی طرح خود بخود پیدا ہو گئے ہیں (عام)

پادری ایف سی اینڈریوز صاحب

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہوگا کہ کچھ عرصہ گذرا دہلی کے سینٹ سٹیفنس کالج کے پادری اینڈریوز صاحب نے اس وجہ سے چرچ آف انگلینڈ کو چھوڑ دیا تھا اور دیسی طور پر زندگی بسر کرنے اور کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کہ اُن کو اس چرچ کے بعض مسائل سے اتفاق نہیں ہے۔ وہ اب بولپور واقعہ بنگال میں ٹاگور کے پرائیویٹ سکول میں کام کر رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اُنہوں نے عملی طور پر اپنی بلاہٹ کو قطعی طور پر ترک کر دیا ہے۔ جو نہایت افسوس کا مقام ہے۔ مگر اب اور زیادہ مقام افسوس ہے کہ اُنہوں نے جو انگلیکن چرچ کے کئی ایک مسائل سے انکار کر دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرح سے انہوں نے مسیحیت کی ایک جزو کا انکار کر دیا۔ جو نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔

مراسلات

قاضی محمد سلیمان صاحب کے خط کا جواب

گذشتہ سے پیوستہ

اور زبان سے دی باتیں لوگوں کو بتاتا ہے۔ جیساکہ انجیل سے ظاہر ہے خدا اور مسیح میں کوئی واسطہ نہ تھا۔ مثال کے لئے ہم یہاں ایک یا دو آیتیں پیش کرتے ہیں یعنی یوحنا ۱۲ باب ۴۸ آیت جس کا ہم اوپر حوالہ دے چکے ہیں۔ پھر یوحنا ۱۲ باب ۴۹ و ۵۰ آیت "باپ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اسی نے مجھے حکم دیا کہ کیا کہوں اور کس طرح سے بیان کروں" "جو کچھ میں کہتا ہوں۔ جس طرح باپ نے مجھے کہا ہے اسی طرح کہتا ہوں" ان فقروں سے ظاہر ہے کہ خدا مسیح سے براہ راست ہمکلام ہوتا رہا۔ اور مسیح اور خدا میں جبرائیل یا کوئی اور وسیلہ کلام کرنے کا نہ تھا۔ بلکہ آمنے سامنے باتیں ہوئیں۔ پھر یوحنا ۸ باب ۲۸ آیت۔ میں خداوند یسوع مسیح فرماتا ہے "جو میرے باپ نے مجھے سکھلایا میں وہ باتیں کہتا ہوں"۔ باپ نے یہاں بیٹے کو براہ راست سکھلایا۔ باپ اور بیٹے میں کوئی واسطہ نہ تھا۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی اسی قسم کی آیتیں ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے خدا کے ساتھ اسی طرح سے کلام کیا جس طرح سے کہ موسےٰ کلام کیا کرتا تھا۔ پس خداوند مسیح موسےٰ کی مانند نبی تھا نہ کہ اور نبیوں کی مانند ایک نبی اور اس لئے موسیٰ کی مانند نبی والی پیشینگوئی مسیح ہی پر صادق آتی ہے کہ وہ نبی مسیح ہی تھا۔ جو یشوع کے زمانے تک بنی اسرائیل میں پیدا نہ ہوا تھا جیسا کہ استثنا کے آخری باب میں لکھا ہوا تھا۔ بلکہ اس کے بہت برسوں بعد بنی اسرائیل میں پیدا ہوا اور موسیٰ کی پیشینگوئی اس میں پوری ہو گئی۔

(۳) وہ خداوند کی شبیہ کو دیکھیگا یہ خصوصیت بھی صرف موسیٰ اور یسوع مسیح میں ہی پائی جاتی ہیں۔ موسیٰ کی بابت توریت سے ظاہر ہے۔ لیکن مسیح کے بارے میں انجیل سے ظاہر ہے۔ دیکھو یوحنا ۱ باب ۱۸ آیت "خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے۔ اسی نے ظاہر کیا"۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکلوتے بیٹے نے خدا کی شبیہ کو دیکھا۔ اس کی ماہیت کو معلوم کیا اور ویسا ہی لوگوں پر ظاہر کر دیا پھر یوحنا ۱ باب ۱ اور ۲ آیتیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا اور ہمیشہ تک خدا کے ساتھ ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ وہ خود خدا تھا۔ بیٹے ہونے کی حیثیت میں وہ دوسرا اقنوم ہے۔ اور باپ پہلا۔ اور یہ دونوں اقنوم ازل سے ابد تک ایک ساتھ رہتے ہیں۔ پھر خداوند مسیح نے فرمایا ہے۔ کہ کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوائے باپ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے بیٹے کے"۔ یہاں سے بھی یہ ظاہر ہے کہ خدا اور مسیح میں ایسی ہی نزدیکی اور آشنائی ہے جیسے کہ دوست دوست کی ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھکر جیسی باپ اور بیٹے کی۔

پھر عبرانیوں ۱-۳ میں یوں درج ہے۔ کہ "وہ اس کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہے"۔ اور قلسیوں ۱-۱۵ میں "وہ اَن دیکھے خدا کی صورت ہے"۔ یہ باتیں حضرت محمد صاحب میں پائی نہیں جاتیں بس مسیح موسیٰ کی مانند نبی ہے اور حضرت محمد صاحب پر پیشینگوئی صادق نہیں آسکتی۔

(۴) موسےٰ کی مانند نبی بنی اسرائیل میں سے ہوگا نہ کہ کسی اور قوم سے یہ خصوصیت بھی مسیح میں پائی جاتی ہے۔ حضرت محمد صاحب میں نہیں۔

اوپر کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد صاحب نے خدا کے ساتھ اس طرح کلام نہیں کیا تھا جس طرح وہ موسےٰ کے ساتھ کرتا تھا۔ اور جیسا کہ مسیح کے ساتھ بھی کلام کیا۔ یعنی آمنے سامنے وحی پانے میں۔ اور آمنے سامنے کلام کرنے میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ مسیح کی بابت موسےٰ کی تشبیہ قایم ہو جاتی ہے۔ اور حضرت محمد صاحب کی بابت قرآن میں لفظ وحی کے آنے سے بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ استثنا والی پیشینگوئی میں جو لکھا ہے کہ وہ جو کچھ سنیگا سو کہیگا" وہ مسیح پر براہ راست صادق آتی ہیں۔ نہ کہ حضرت محمد صاحب پر۔ مسیح نے باتیں خدا سے براہ راست سنیں۔ لیکن محمد صاحب نے مطابق بیان قرآن وحی سے پائیں (اگرچہ یہ بات بھی ثبوت طلب ہے کہ محمد صاحب کو وحی بھی ہوئی یا نہیں۔)

(۵) اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا۔ دوم۔ لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا۔

قاضی صاحب نے اس جگہ یہ ثابت کرنا چا

ہے کہ (۵) اور (۶) کا بیان محمد صاحب پر صادق آتا ہے نہ کہ مسیح پر۔ لیکن قاضی صاحب اسبات کو یاد رکھیں کہ الفاظ مذکورہ بالا اُس لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا۔ لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا" خود مسیح کی زبان مبارک کے فرمائے ہوئے ہیں نہ کہ کسی اور کے۔ اس واسطے وہ مسیح پر صادق آ نہیں سکتے جیسا کہ قاضی صاحب نے کر کے دکھایا ہے۔ یہ فقرات روح القدس پر صادق آتے ہیں۔ اور روح القدس کے ذریعہ سے شاگردوں کے کلام کرنے کی اس طرح پیشینگوئی کی گئی ہے انجیل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول روح کے بلوائے بولا کرتے تھے۔ اور جو کچھ روح نے باپ سے یا مسیح سے سنا تھا۔ وہی شاگردوں کو بتایا تھا۔ چنانچہ اعمال ۲: ۱۴ تا ۳۶ پطرس کے وعظ میں جو عین روح القدس کے نازل ہونے کے بعد ہی ہزاروں آدمیوں کی بھیڑ کے درمیان کی گئی تھی وہی باتیں تھیں جو روح القدس نے پطرس کو یاد دلائی تھیں اور پھر دیکھو اعمال ۴ باب ۸ آیت جہاں پطرس نے جنم کے لنگڑے کو چنگا کیا تھا۔ اور لوگوں نے پطرس اور یوحنا کو پکڑ لیا تھا۔ وہاں لکھا ہے کہ اس وقت پطرس نے روح القدس سے معمور ہو کر اُن سے کہا . . . . وغیرہ اور نیز دیکھو اسی باب کی ۳۱ آیت جہاں شاگرد روح القدس سے بھر کے دلیری سے کلام سنانے لگے اور پھر اعمال ۱۳ باب دوسری آیت جہاں روح القدس نے کلیسیا کے بزرگوں کو کہا تھا۔ کہ میرے واسطے برناباس اور ساؤل کو اس کام کے لئے مخصوص کرو جس کے واسطے میں نے اُن کو بلایا ہے۔ اور پھر اسی باب کی چوتھی آیت میں لکھا ہے۔ کہ وہ روح القدس سے بھر کے سلوکیا کو گئے اُس کے علاوہ فلپس نے روح القدس سے بھر کے حبشی خوجے سے کلام کیا۔ اور روح القدس ہی اُس کو حبشی خوجے کے پاس لے گیا (اعمال ۸ باب) پھر روح القدس ہی نے پطرس کو قرنیلیس کے پاس پہونچایا۔ اور روح القدس ہی سے اُس پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ خدا ظاہر پر نظر نہیں کرتا۔ بلکہ ہر قوم میں سے جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا اُس کو پسند آتا ہے۔ (اعمال ۱۰ باب ۳۴ و ۳۵ آیت) ان اور اسی قسم کی اور باتوں سے جن کا ذکر مضمون کے لمبے ہو جانے کی وجہ سے ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ رسول کرتے تھے وہ سب روح کے بتانے ہی سے کرتے تھے۔ اور جو کچھ رسول کرتے اور بولتے وہ روح القدس کے بتانے ہی سے کرتے۔ اور بولتے تھے۔ اور جو باتیں اُنہوں نے کہیں وہ وہی تھیں جو اُنہوں نے مسیح سے سنی تھیں اور روح القدس نے اُن کو از سر نو یاد دلائیں۔ مثلاً مسیح کا ابن اللہ ہونا۔ مسیح کی صلیبی موت اور مردوں میں سے جی اُٹھنا دنیا کے گناہوں کے لئے مصلوب ہونا وغیرہ وغیرہ ایسی ایسی باتیں تھیں جو روح القدس نے شاگردوں کو از سر نو یاد دلائیں۔ اور سکھائیں پطرس رسول کرنیلوس کے احوال میں جبکہ اُس پر یروشلم کے لوگوں نے اعتراض سے کیا گیا کہ اُس نے نامختونوں کے ساتھ کھانا کھایا تو وہ روح القدس کی ہدایت سے یوں کہتا ہے "مجھے خداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا۔ مگر تم روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے"۔ اعمال ۱۱: ۱۶ آیت یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس خداوند یسوع مسیح کی مذکورہ بالا بات کو بھول گیا تھا۔ لیکن عین وقت پر روح نے اُسے بتا دیا اور مسیح کا وہ وعدہ پورا ہوا کہ روح القدس اپنی نہ کہیگا بلکہ جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا۔ یہ باتیں وہی تھیں جو کہ روح القدس نے مسیح سے سنی تھیں۔ پس وہ روح القدس ہے۔ جس کے حق میں مسیح نے کہا۔ نہ کہ محمد صاحب کیونکہ محمد صاحب تو اُس وقت نہ تھے۔ جو مسیح سے یا خدا سے سنی ہوئی باتیں رسولوں کو کہتے۔ یا مسیح کی کہی ہوئی باتیں اُن کو یاد دلاتے۔ یہ تمام وعدے سب سے پہلے رسولوں کے ساتھ تھے۔ اور اُنہیں کے ساتھ پورے بھی ہوتے اور ان کے بعد دوسرے درجے پر یہی وعدے ہم سے بھی ہیں اور ہمارے ساتھ پورے ہوتے ہیں۔ جو باتیں روح القدس نے حواریوں کو سکھلائیں اور یاد دلائیں۔ جن کو وہ روح القدس کے پانے سے پیشتر نہیں سمجھتے تھے۔ اور بھول بھی گئے تھے۔ وہی باتیں روح القدس کو پاکر رسول بخوبی سمجھ گئے اور وہی باتیں یاد کیں اور اُنہیں باتوں کو ہم بھی روح القدس ہی کے ذریعے سمجھتے اور یاد کرتے ہیں۔ برعکس اس کے حضرت محمد صاحب نے اسبات کی کوشش کی کہ وہی باتیں ہمارے سامنے غلط طور پر پیش کرے۔ اور وہی باتیں ہمارے ذہنوں اور دماغوں سے فراموش ہو جائیں۔ مثلاً باپ بیٹے اور روح القدس کے عوض میں جو تثلیث مقدس ہے۔ مسیح پر الزام لگایا کہ مسیح لوگ خدا مسیح اور مریم کو تثلیث مانتے ہیں۔ روح القدس نے پہلے حواریوں کو اور بعد ازاں ہمیں یہ بتایا اور یاد دلایا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اور وہ



ہمارے گناہوں کے لئے مصلوب ہوا۔ زندہ ہوا اور آسمان پر چڑھ گیا۔ مگر حضرت محمد صاحب نے نہیں اسباقات کے بھید دینے کی کوشش کی اور یہ بتایا کہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں اور وہ مصلوب نہیں ہوا اور نہ ہی اُس نے ہمارے گناہ اُٹھائے پس یہ وعدہ روح القدس کا تھا جو محمد صاحب پر کسی صورت سے صادق نہیں آسکتا۔

(ز) اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا۔

آئندہ کی خبریں دینا بھی روح القدس کا ہی کام تھا۔ اور روح القدس رسولوں پر نازل ہو کر اُن کو ایسی طاقت عنایت فرمائی کہ وہ آئندہ کی بابت جان جاتے تھے۔ چنانچہ پطرس نے اُسی روح کے ذریعہ سے معلوم کر لیا کہ حنانیاہ اور سفیرہ اس سے جھوٹ بولا اور پھر سفیرہ سے کہا کہ جس طرح تیرا خاوند مر گیا ہے اسی طرح تو بھی مر جائیگی اور جوان تجھے باہر لے جائینگے۔ دیکھو اعمال ۵ باب اور پھر اسی روح کے ذریعہ سے پطرس رسول کرنیلیس کے گھر میں پہونچایا گیا۔ یہ وہ باتیں تھیں جو پطرس کو معلوم نہ تھیں۔ مگر روح نے اُس کو بتائیں اور آئندہ کی خبریں دیں پھر اسی طرح سے روح نے فیلبس کو حبشی خوجے کی بابت بتائیں جن کی کہ فلبس کو بالکل خبر نہ تھی۔ دیکھو اعمال ۸ باب۔ علاوہ اس کے مکاشفات کی کتاب ساری کی ساری ایسی پیشینگوئیوں سے بھری پڑی ہے۔ جو کہ آئندہ کو ہونیوالی تھیں۔ یہ سب روح نے یوحنا رسول کو بتائیں۔ علاوہ اُس کے جو باتیں قاضی صاحب نے حرف (ز) کے نیچے لکھی ہیں اُس کا جواب ہم اس سے پیشتر دے چکے ہیں وہاں ملاحظہ ہو۔

(ح) وہ میری بزرگی کریگا۔

اس بارے میں بھی ہم اوپر حرف (د) کے نیچے ذکر کر آئے ہیں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ رسولوں نے روح سے معمور ہو کر ساری باتیں کہیں۔ انہی باتوں میں فقرے فقرے اور لفظ لفظ سے اُنہوں نے مسیح کی بزرگی کو ظاہر کیا۔ اسی حرف (ح) کے نیچے قاضی صاحب نے ایک طور پر تمام پچھلی باتوں کو نظر میں رکھتے ہوئے بطور نتیجہ ۷ باتیں نکالیں ہیں۔ جو اُنہوں نے انجیل کے الفاظ میں تھوڑی بہت کمی بیشی کر کے روح القدس کی نشانیاں قائم کیں۔ اور اُن کو حضرت محمد صاحب پر چسپاں کیا ہے۔ ہم ان ساری باتوں کا ذکر پیچھے کر آئے ہیں۔ اور یہاں اُن کے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم اِن کو چھوڑ کر قاضی صاحب کے اُن اور دعووں کی بابت چند باتیں لکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) ابدی انجیل ہے۔ (جس کا ذکر مکاشفات ۱۴ باب ۶ آیت میں پایا جاتا ہے) مراد قرآن شریف ہے۔

(۲) حجی نبی کے دوسرے باب کی ۹ آیت میں جو لکھا ہے کہ پہلے گھر سے پچھلے گھر کا جلال زیادہ ہوگا۔ اُس میں بیت المقدس کے مقابلے میں بیت الحرم کا اشارہ پایا جاتا ہے۔

(۳) نیا گیت سے مراد اذکار و دعوت اسلامیہ

(۴) اسمائے حسنٰی جسے نیا نام تلایا گیا۔ ان اور دیگر اس قسم کی باتوں کا دعوٰے قاضی صاحب نے المسلم جلد اوّل نمبر اول کے صفحہ ۲ میں کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو مجھے کوئی تعجب نہیں اگر کوئی مسیحی بھائی اِن سے بے خبر ہے یا ان سے انکار کر رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی بھائی درخواست کرے تو میں بخوشی ان سب مقامات کو بائبل سے نکالکر لکھنے کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ واقعات کا اثبات کر سکتا ہوں۔ چونکہ قاضی صاحب نے مذکورہ بالا سطور پر ہی اکتفا کیا ہے۔ اور اپنے دعووں کے ثبوت نہیں دیئے اس لئے دعوے بلا دلیل کی تردید ہم پر لازم نہیں آتی۔ اور ہم بھی اُن کے بارے میں صرف اتنا کہہ دینا ہی کافی سمجھتے ہیں کہ جو باتیں قاضی صاحب بائبل سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہر گز ثابت نہ ہونگی۔

باقی رہا ڈاکٹر ڈر پیر صاحب کی رائے کا بیان سو ہم اس کو بھی نظر انداز کرتے ہیں۔ کیونکہ کیونکہ اُس کو قاضی صاحب کے ان دعووں سے (کہ تسلی دینے والے سے مراد حضرت محمد صاحب ہیں جس کی تردید ہم پیچھے کر چکے ہیں اور ابدی انجیل سے مراد قرآن ہے) چنداں تعلق نہیں ہے علاوہ ازیں ڈر پیر صاحب کی کتاب بھی ہمارے پاس موجود نہیں ہے اس لئے ہمارے خیال میں ایسی باتوں کے جواب دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہاں قاضی صاحب کی ساتویں دلیل ختم ہوتی ہے۔ اور ہم بھی اپنے جوابات کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ آٹھویں دلیل سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔ کیونکہ اُس میں سوامی دھرمپال کے وہ ممبر و ۱۱ کا ذکر ہے۔ بھلا ہمیں اس میں کیا دخل۔ وہ جانیں اُن کی دلہن جانیں فقط۔

راقمہ

مسز باجپائے و
مسز نصیر فلسن۔

ریویو

پنڈت گنگارام صاحب ایم اے ایم آر اے ایس کی کتاب سرچشمہ مذاہب پر ریویو۔

بقیہ

مہاتما بدھ

(۲) عداوت سے عداوت ہرگز نہیں جاتی۔ عداوت محبت سے جاتی ہے۔ یہ اُس کی فطرت ہی ہے۔ ہم کو خوش رہنا چاہئے۔ جو ہم سے عداوت کرتے ہیں ان سے عداوت نہیں کرنا چاہئے۔ ان لوگوں کے درمیان جو ہم سے عداوت کرتے ہیں ہمیں عداوت سے دور رہنا چاہئے اس کو چاہئے غصہ کو محبت سے زیر کرے۔ دھم پد ۵-۱۹۷ و ۲۲۳

خداوند یسوع مسیح

(۲) لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو جو تم پر لعنت کریں اُن کے لئے برکت چاہو۔ جو تم سے عداوت رکھیں اُن کا بھلا کرو۔ اور اپنے ستانے والوں اور بےعزتی کرنے والوں کے لئے دعا مانگو متی ۵-۴۴۔

مہاتما بدھ

(۳) جانداروں کو ہلاک کرنا قتل کرنا۔ کاٹنا باندھنا۔ چرانا۔ جھوٹھ بولنا۔ دھوکا۔ فریب نکمی کتابوں کا پڑھنا۔ دوسرے کی بی بی سے مباشرت کرنا۔ یہ اُن گناہوں میں جو انسان کو ناپاک کرتی ہیں۔ ان گناہوں سے تنا مشمولہ ست نپات

خداوند یسوع مسیح

(۳) کیونکہ برے خیال۔ خونریزیاں۔ زناکاریاں۔ حرامکاریاں۔ چوریاں۔ جھوٹی گواہیاں۔ بدگویاں دل ہی سے نکلتی ہیں یہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ متی ۱۵-۱۹-۲۰۔

مہاتما بدھ

(۴) اُس شخص کے خوشنما اور بے اثر الفاظ جو اُن پر عمل نہیں کرتا مثل خوبصورت پھولوں کے ہیں۔ جو رنگین ہیں۔ مگر خوشبو سے خالی ہیں۔ دھم پد ۵۱

خداوند یسوع مسیح

(۴) پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب عمل میں لاؤ۔ اور مانتے رہو۔ لیکن اُن کے سے کام نہ کرو۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں متی ۲۳-۳۔

مہاتما بدھ

(۵) سب آدمی سزا سے ڈرتے ہیں۔ اور زندگی کو پیار کرتے ہیں۔ یاد رکھو تم بھی مثل اُن کے ہی ہو اور تم نہ قتل کرو۔ نہ قتل کراؤ۔ دھم پد ۱۳۰۔

خداوند یسوع مسیح

(۵) اور جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں۔ تم بھی اُن کیساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو۔ لوقا ۶-۳۱

مہاتما بدھ

(۶) دوسروں کا عیب آسانی سے نظر آجاتا ہے۔ لیکن اپنے عیب کو دیکھنا دشوار ہے۔ انسان اپنے ہمسایہ کے عیب کو مثل بھوسے پھٹکتا ہے لیکن اپنے عیبوں کو چھپاتا ہے جیسے دھوکہ باز جھوٹے پانسہ کو دغا باز سے چھپاتا ہے۔ دھم پد ۲۵۲

خداوند یسوع مسیح

(۶) اور تو جو اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے۔ اپنی آنکھ کے شہتیر پر کیوں خیال نہیں کرتا۔ متی ۷-۳۔

(۱) مشابہت کی نسبت اگر اس میں کچھ مشابہت ہے۔ تو ہر ایک دانا ایسی ریاکاری کو بُرا ٹھہرائیگا۔ اس میں ایک کو دوسرے سے سیکھنے کی ضرورت نظر نہیں آتی۔

(۲) پرانے عہدنامہ میں اس قسم کی ریاکاری کو صاف بُرا ٹھہرایا ہے۔ چند حوالہ ریاکاری سے پرہیز کرنیکی نسبت پرانے عہدنامہ سے ہم پیش کرتے ہیں۔ ایوب ۸-۱۳-۱۰ امثال ۱۱-۹۔ زبور ۲۶-۴۔ پس اگر خداوند مسیح نے ریاکاری سے پرہیز کرنے کی تعلیم بفرض محال اگر حاصل کی تو پرانے عہدنامہ سے جو بدھ مذہب سے بہت قدیم ہے۔

(۳) اس میں الفاظ کی یکسانیت تو دو ایک جگہ نظر آتی ہے۔ پر باقی خیالات کے مفہوم کو ادا کرنے میں مثالیں اور الفاظ بھی بالکل ہی جدا گانہ ہیں۔ پس یہ مشابہت بالکل راست نہیں آتی

(۴) مشابہت میں خداوند مسیح محبت کرنے اور دشمنوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وجہ بھی صاف بتلاتے ہیں۔ "تاکہ تم اپنے باپ کے فرزند ٹھہرو۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر چمکاتا ہے۔ اور راستوں اور ناراستوں پر پانی برساتا ہے"۔ پس ہمارے خداوند نے باپ کے کاموں پر غور کرنے سے سیکھا۔ بدھ نے اگر تعلیم دی تو اُس کا مقصد کچھ اور ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی ہستی کا قایل نہیں (۲) خداوند مسیح کی ذات و صفات اور اس کے دنیا میں آنے



کے مقصد سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ سرتاپا علم مجسم تھا۔ اس لئے ضرور تھا کہ اُس کی تعلیم محبت کی تعلیم ہو۔ اور نہ صرف تعلیم ہی بلکہ اوروں کے ساتھ محبت کا کامل اظہار دکھانے میں اپنی جان تک کفارہ میں دی کیا ہمارے بابو صاحب بدھ کی زندگی میں ایسا مقصد و افعال دکھا سکتے ہیں۔ بس

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(۳) اُس میں چند الفاظ ضرور متشابہ ہیں۔ مگر خیال کی علت غائی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہذا وہ چشمہ جس سے خداوند مسیح متحرک ہوا بدھ کو اس کا خواب تک نہیں آیا۔ بدھ کے فلسفہ میں محض دشمن پر قابو رکھنا اور اپنے کو بچانے کے خیال کی تعلیم تھی۔ اور یہ محض دنیا کی پالیسی تھی (۴) پرانے عہد نامہ کی تعلیم اس سے خالی نہیں۔ چنانچہ امثال ۲۵: ۲۱-۲۲ میں دشمنوں کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کا ذکر ملتا ہے۔ جس کا مقصد ان کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ اور پھر امثال ۲۴: ۱۷ میں ہے کہ جب تیرا دشمن گر جاوے دلشاد مت ہو پھر خروج ۲۳: ۴ میں دشمنوں کے ساتھ نیکی کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔ پس یہ مشابہت بھی آپ کے ہاتھ سے گئی گذری ٹھہری۔ (۳) مشابہت۔ اس میں کوئی مخصوص مشابہت نظر نہیں آتی دنیا کے عنقریب سب مذہبوں میں یہ باتیں عام ہیں۔ (۱) خداوند مسیح نے اِن بڑے افعال کے صادر ہونے میں دل پر زور دیا ہے۔ پر بدھ نے اس کا کچھ بیان نہیں کیا (۲) اگر خداوند مسیح نے بدھ سے ان امور کو سیکھا تو جانوروں کو قتل کرنا بھی منع کیا ہوتا۔ کیونکہ یہ سب باتیں پرانے عہد نامے میں سوا جانوروں کے کھانے کے کلیتہً ممنوع ہیں پس اگر بفرض محال خداوند مسیح نے کچھ روشنی اس امر میں حاصل کی تو پرانے عہد نامہ سے اور اسی وجہ سے خداوند نے جانوروں کے کھانے کو ممنوع نہیں ٹھہرایا پھر سلیمان اپنے امثال میں فرماتے ہیں کہ اپنے دل کی بڑی سی بڑی حفاظت کر۔ کیونکہ زندگی کی راہیں اسی سے نکلتی ہیں۔ پس اگر کچھ مشابہت ہے تو سلیمان کے امثال سے ہے۔ پس اس میں کسی طرح کی مشابہت نظر نہیں آتی۔ ۵ مشابہت۔ اس میں خیالاً کوئی مشابہت ہی نظر نہیں آتی۔ خداوند مسیح اس میں کچھ اور ہی بتلاتے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کے کلام کی ہدایت دے تو اس کو مانو گو ہادی اس پر عمل بھی نہ کرتا ہو۔ پر تم ہادی جیسے کام نہ کرو۔ پھر بدھ جی کا مقصد یہ نظر آتا ہے۔ کہ ہادی گویا باعمل ہونا چاہئے۔ بابو صاحب اوروں کی تقلید کرتے ہوئے کچھ خود غور نہیں کرتے۔ ۵ مشابہت (۱) الفاظ کی مشابہت نظر نہیں آتی۔ (۲) اس میں اگر خیالاً مشابہت ہے۔ تو بدھ جی ایک مخصوص امر قتل کی نسبت منع کر رہے ہیں۔ کہ نہ تم قتل کرو اور نہ کراؤ۔ کیونکہ ہر شخص اپنی زندگی کو پیار کرتا ہے۔ پس جس طرح سے تم اپنی زندگی کو پیار کرتے ہو اور نہیں چاہتے کہ تم کو کوئی قتل کرے۔ لہذا تم بھی کسی کو ہرگز قتل نہ کرو۔ پر خداوند مسیح کا قانون مخصوص قتل کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ وہ ساری اخلاقی شریعت کی عمل میں لانے کی نسبت ایک دلیل ہے۔ کہ کیوں ہر شخص کو اخلاقی شریعت ماننا چاہئیے۔ پس ایک خاص ہے۔ اور دوسرا عام ہے۔ (۲) یہ اخلاقی شریعت نہیں ہے۔ بلکہ اُس کے عمل میں لانے کے لئے ایک دلیل یا سبب ہے۔ لیکن بابو صاحب نے اس کو اخلاقی شریعت میں داخل کر دیا۔ ۹ مشابہت۔ اس میں خیال تو ایک ہی ہے۔ مگر مثال بالکل دوسری ہے۔ (۲) اسی قسم کا خیال ذہنی معلم کر سکتا ہے۔ لہذا ایک کو دوسرے سے سیکھنے کی ضرورت نظر نہیں آتی۔

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ ریبن صاحب بھی مذہب کی تمثیلات اور بدھ مذہب کی تمثیلات میں بھی مشابہت بتلاتے ہیں لیکن صرف دو تمثیلوں کا ذکر کرتے ہیں اور وہ بھی مفصل نہیں صرف حوالہ دیتے ہیں۔ ایک بیج بونیوالے کی تمثیل دوسری لوقا ۱۲: ۱۶ میں۔ لیکن ہم افسوس کرتے ہیں کہ بابو صاحب نے ان دونوں تمثیلوں کو ہمارے سامنے پیش نہیں کیا۔ تاکہ ہم بھی موازنہ کر کے دکھلاتے۔ لہذا جب بابو صاحب خاموش ہیں تو ہم بھی مجبوراً چپ ہیں۔ آگے بڑھ کر آپ فرماتے ہیں کہ یہودی مذہب میں تمثیل لانے کا کہیں نمونہ نہیں تھا۔ اور اس لئے خداوند مسیح تمثیل میں کلام نہیں کر سکتا تھا؟

ببیں عقل و دانش بباید گریست

بابو صاحب کا یہ اقتباس پیش کرنے سے ہم کو خواہ مخواہ اُن کی نسبت یہ مثل کہنی پڑتی ہے۔ کہ اگر ایک اندھا دوسرے اندھے کی رہنمائی کرے تو کیا دونوں گڑھے میں نہ گرینگے۔ کیا خوب ریبن کی تقلید کی ورنہ ایسی فحش غلطی نہ کرتے۔ آپ اگر سلیمان

کے امثال اور واعظ کی کتابوں اور نیز پرانے عہد کی دیگر کتابوں سے واقف ہوتے تو ایسا دعوٰے ہرگز نہ کرتے۔ (۲) تمثیلوں کا استعمال مسیح سے قبل اور مسیح کے زمانہ میں بھی یہودی معلم کیا کرتے تھے۔ اور وہ عموماً گمرا اور میدراش میں کثرت سے پائے جاتے ہیں"۔ اسمتھ بائبل ڈکشنری جلد ۴ ۔ صفحہ ۲۳۲۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے رئیس صاحب یہودیوں کی دینی کتابوں سے بالکل واقف نہیں۔ پر آپ ان کو یہودی مذہب سے واقف کار سمجھتے ہوئے اتنا بڑا دعوٰے ان کے بوتے پر کر بیٹھے۔ اس لئے ہمیں مذکورہ بالا شل کہنی پڑی۔ اُمید ہے کہ آئندہ آپ ایسی زود اعتقادی سے کام نہ لینگے۔ اور ہر انگریزی نام تام جیک کو بغیر دریافت کئے ہوئے اپنا رہنما نہ بنائینگے۔

راقم جے۔ ایم۔ غلام مسیح۔

ایک نئے اخبار کی پیش بینی

ناظرین بالاتبار اور مشاہدین ذی وقار آپ کے سامنے چند معدودے اخبارات جو کہ مشنوں کی طرف سے چھپتے ہیں آتے ہونگے۔ مثلاً نورافشاں۔ مخزن مسیحی۔ کوکب ہند۔ ترقی یا مسیحی وغیرہ۔ ان سب پرانا نورافشاں ہے۔ بندہ کے دل میں مدت سے یہ خیال دامنگیر تھا۔ کہ کوئی ہندوستانی مسیحیوں کا ہندوستان بھر میں ایک بے نظیر اخبار نکلے جس میں مسیحی قوم کی فلاح وبہبودی پر آزادانہ کھلے الفاظ میں بحث کی جاوے۔ ضعیف العمر نورافشاں اس میں شک نہیں کہ بہت کچھ کر چکا ہے اور کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس کا مدعا بر آتا رہے۔ چونکہ نورافشاں محض اخلاقی مضامین کا ایک جامع ہے۔ اس واسطے ایک ایسی ضرورت درپیش ہے کہ ہماری **مسیحی قوم کا احساس** جب ہو جاوے۔ جیسا کہ احقر نے نورافشاں میں اپنا دلی مقصد کھلے الفاظ میں بیدار یئے مسیحیان پنجاب کے لئے لکھدیا ہے۔ تب ہم اس کی جان کے واسطے اور اقبالی اُمیدوں اور ترقی پذیر امنگوں کے لئے ایک ایسی زندہ اور رواں دھار ہونی چاہئے۔ جس کے وسیلے ہماری آئندہ ترقی کے اشجار پھولے پھلیں۔ اب روز روشن کی طرح یہ صاف معلوم پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان میں ایسے کسی مسیحی اخبار کی ضرورت ضرور ہونی چاہئے۔ جب ضرورت ہمیں پیدا ہوگئی تو اخبار کا وجود خواہ مخواہ پبلک کی بین نظروں میں آئیگا۔ میرے کئی ایک احباب نے اس کار ثواب کے لئے زور دیا۔ اس غرض سے یہ دلی آرزو پبلک کے سامنے پیش کرتا ہوں آپ دیکھئے کہ ہند مسلمانوں نے سینکڑوں اخبار نکالے ہوئے ہیں۔ اور روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ اور وہ خودرو بوٹوں کی طرح آپ ہی آپ اُگ آتے ہیں۔ کیا ہمارا ایک اخبار کل ہندوستان بھر میں نکل نہیں سکتا؟ یہ تو اگر سوچا جائے۔ تو ایک معمولی سی بات ہو اگر کیا جاوے۔ افسوس ہے ہمارے نوجوان اور سکارکن مسیحی برادر کمزور اور بزدل بنکر یونہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں۔ عزیز برادر اگر آپ اتفاق سے کوئی کار خیر کریں تو خدا اکا کام ضرور برکت دیتا ہے۔ خدا کسی کو یونہی منہ میں کھانا نہیں ڈال دیتا۔

ہمت مرداں مدد خدا

کا مقولہ آپ کو یاد ہے۔ اگر ابھی سے میرا آواز خلق خدا کے گوش گذار ہوگا تو چار پانچ مہینہ تک اس کا پاسخ ملیگا۔ میں بخوبی سمجھتا ہوں کہ بہتوں کے دل میں ہمدردی کے اظہار ہیں اور شاید وہ لبریز جام کی طرح منہ تک آئے ہوئے ہیں۔ اور یونہی پھر بے مراد دلی آہوں کے ذریعہ نکلجاتے ہیں۔ اے میرے پیارو کیوں اپنا ہمدردی کا اظہار اور بخار نکالنے کی تجویز نہیں کرتے۔ جس میں خلائق عامہ کی بہبودی اور مسیحی قوم کی بہتری ہووے آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہر ایک کار خیر اور نیک امر کے لئے شروع شروع میں تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے بعد ازاں وہی رکاوٹیں جو کہ مخالفت اور تکلیف کی صورت میں ہمارے سامنے پیش ہوتی تھیں اب قابلیت کے پھپھیڑے کھا کر چپ چاپ اور آرام سے عزلت گزین اور نسیاً منسیاً گوشہ نشین ہیں۔ عزیز ناظرین اب وقت آیا کہ ہم اب اپنی موجودہ حالت پر غور کریں اور آئندہ ترقی کے اسباب خدا تعالٰی کی مدد ومعاونت سے بنا دیں کیونکہ خداوند ہمیشہ بنی اسرائیل کا حافظ اور

نگہبان رہا۔ اے قوم کے دلدادہ اور قوم کے بہی خواہاں کس کونے میں بادۂ غفلت پئے بیٹھے ہو۔ دنیا تو اپنی اپنی ترقی کے خیالوں اور تجاویز میں غلطاں اور پیچاں ہے کوئی قومیت کا ہار لئے ہوئے اپنے قومی بھائیوں کے گلے میں ڈالنے کو ہے۔ کوئی ہی ہار ہے۔ جوکہ تم اپنے ننگ و عار کا باعث سمجھو۔ تو کھا ہا کی اس کے سامنے کیا قدر۔ یہ تو انمول دانوں کی لڑی ہے۔ جوکہ شاید بادشاہوں کو قیمتاً وصول نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو مفت میں مل یاروا اب تو موقع آگیا ہے کہ ہم اس اخبار کو جنوری ۱۹۱۵ء سے شروع کردیں۔ کیونکہ اس کی تحریک کے لئے گاہ بگاہ اڈیٹر نورافشاں پاس چٹھیاں آتی رہتی ہیں۔ صرف پانچسو خریدار کی تحریری خبریں اڈیٹر نورافشاں کے پاس آجائیں تو یہ اخبار بخوبی چل سکتا ہے۔ یہ صرف ہمارے مسیحی بھائیوں کی ہمدردی کا محض اظہار ہے۔ آپ دیکھینگے کہ ہم آئندہ کس قدر اپنا دلی رونا اور قومی بہبودی اور ترقی کے لئے اس میں رقم کرسکتے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہندوستان بھر میں اپنا کوئی اخبار نہیں جس میں اپنا پورا پورا دلی حال لکھ سکیں۔ امید ہے۔ ناظرین اصحاب پر غور کرکے جلد اس اخبار کی ہستی کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کیلئے سعی بلیغ کرینگے۔ اور اس کا نام پبلک کی مرضی پر ہے تہ ہندوستانی مسیحی اخبار یا کوئی اور نام پیش کرسکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ خادم کی اپیل کا نتیجہ جلد نکل آئیگا

فقط آپ کا دعاگو

این پی پروانہ۔ از لودیانہ

شعروسخن

متفرق اشعار

نہ میں یہاں کے لئے ہوں نہ وہاں کیلئے
بنایا تو نے الٰہی مجھے کہاں کے لئے
یہ مشت خاک اور یہ ظلم جانستاں کیلئے
کہاں سے لاؤں میں روز نو امتحاں کیلئے
زباں دی جو مجھے تو نے بیاں کے لئے
تو بخش سخن بھی کوئی میری زباں کیلئے
خوشا دماغ وہ جس میں ترا خیال رہے
خوشا وہ سر جو بنے تیری آستاں کیلئے

گر جانفس کرم پھر مسیحائی کرے۔
آسماں تو کیا زمیں والوں کو شیدائی کرے
پھر اگر اکبار دکھلا دے وہ جلوہ طور کا
سینکڑوں موسےٰ کو پھر اپنا تماشائی کرے

منعموں کو ہے یہاں نقش درم کا آسرا
یک مجھ مفلس کو ہے تیرے کرم کا آسرا۔
واہ اے شان کریمی مجھ کو گرنے نہ دیا۔
ساتھ ہی دیتی چلی ہر ہر قدم کا آسرا

گرے گی ٹوٹ کر بجلی بھلا کیوں میرے خرمن پر
کہ اپنی جان دیتا ہوں جو یکساں دوست دشمن پر

صفا دل کو نہ کر کیا اہل دنیا کی کدورت سے
کہ پڑ کر گرد جم سکتی نہیں دریا کے دامن پر

خاکسار

جارج ملٹن تائب

رلودیانوی

پنجاب میں ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کی قدرمئیہ تعیناتیوں حسب ذیل انتظام کیا گیا ہے۔

سلی جونز صاحب جالندھر میں تعینات کئے جائینگے۔ میجر رو صاحب فیروزپور میں۔ خانبہادر مولوی انعام علی صاحب اپنی رخصت کے منقضی ہونے پر حصار میں واپس جائینگے

اگیتو صاحب منٹگمری میں۔ سی۔ ایل سگنل صاحب انبالہ میں اور میجر فریزل صاحب اٹک میں تعینات کئے جائینگے۔

اشتہار

ذیل کی کتابیں بھی کرسچن بک سٹور سے معرفت ڈاکٹر اے ایم دیری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

پنجابی زبور	رومن معہ راگ		۸ر
"	"	اُردو چمڑے والا	۱۲ر
"	"	اُردو	۶ر
"	"	اُردو کپڑے کی جلد	۱۱ر

ضرورت

دیہات کے لئے انگلستانی کلیسا کے ایک سرگرم دعیال دار اور تجربہ کار اُستاد کی جو تبشارتی کام بھی کریگا۔ ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔

پادری اے کرو تھویٹ ایس پی جی مشن مرادآباد کے پتہ پر درخواستیں آنی چاہئیں۔

رسید زر

پادری جے ڈبلیو رئینن واسطے میر عالم خاں ۴ر
مسٹر کریم بخش دھرم کوٹ ۴ر
مسٹر گلاب خاں راولپنڈی ۴ر
مسٹر اے ڈی بوس موگا ۴ر
پادری ایف جے نیوٹن واسطے مسٹر ٹیکون ۱۲ر

اس برسات کے

موسم میں جاڑہ دے کر بخار باری سے ہوگا۔ یہ ملیریا کی پہلی حالت ہے۔ اچھی طرح اگر علاج نہ کیا جاوے تو خون کو پانی کر دیتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اور جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ اس شکایت کو دور کرنے میں ڈاکٹر ایس کے برمن کا

فصلی بخار و تلی کی دوا

ایک ہی دوا سے تین چار خوراک کے استعمال سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ تلی گلجاتی ہے۔ اور جلد آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱۴ر محصول ۶ر
" خورد " ۸ر " ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶ و ۴ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

ضرورت

ہم کو ایک کاپی انڈین ایپلی کوری کی ضرورت ہے جو کہ ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئی اور جس میں ایک تحریر محمد صاحب کی زندگی کی بابت من تصنیف پادری جے ڈی بیٹ صاحب کی تھی اگر یہ کسی کے پاس ہو تو ہم کو بذریعہ خط خبر دیوے کہ کس قدر پر ہم کو دے سکتا ہے۔

المشتہر ڈاکٹر اے ایم دیری صاحب لودیانہ

اشتہار

اوّل انجیل عبری کی عربی آواز اگر رومن اُردو اور ہندی و گورمکھی میں شایع کر دیجائے تو آپ کتنی کتنی جلدیں خریدینگے؟ دوم۔ قرآن کی عربی آواز بھی اگر رومن اردو اور ہندی و گورمکھی طبع ہو جاوے تب آپ کتنی کتنی جلدیں خریدینگے؟ سوم۔ اگرچہ بہت اصحاب کتب بالا کے محض اُردو و ہندی ترجمے کر چکے ہیں تاہم آج تک کسی نے زبان عربی کی آواز کو رومن اور ہندی اور گورمکھی میں قابو و ضبط کر کے نہیں دکھلایا جس سے کہ عوام کو زیادہ تکلیف و مشکلات رونما ہوتی ہیں۔ پس اس مشکل کو حل کرنے کے لئے فقیر کمربستہ ہو گیا ہے۔ تاکہ ہند کی تمام قومیں بہ آسانی عربی آواز میں تکلم کر سکیں۔ اب خاتمہ کے اوپر صرف اس قدر گزارش ہے کہ پانچسو درخواستیں موصول ہو جانے پر کام شروع کر دیا جائیگا جو درخواستیں قبل از طبع موصول ہونگی انکو ہر ایک کتاب اصلی لاگت پر دی جائیگی مگر بعد از طبع یہ رعایت نہ ہو سکیگی والسلام

مورج جہلم۔ از جہلم

ضرورت

وکٹوریہ سکول کے واسطے ایک تجربہ کار ایس وی سند یافتہ ہیڈ ٹیچر کی ضرورت ہے جو کہ کسی قدر انگریزی سے بھی واقف ہو اور چرچ آف انگلینڈ کی ممبر بھی ہو تنخواہ کا فیصلہ لیاقت پر منحصر ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتے پر معہ نقول اسناد آنی چاہئیں

مس معل وکٹوریہ سکول دہلی۔



نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ۔ من تصنیف ایڈورڈلے آمینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کوتعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہگیسن صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو مینٹگی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجائیگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پرکہ ہرایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے۔ وکتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طورپر استعمال ہونی چاہئے ہرایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر +

دائی گری۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اُردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اورہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طورپر استعمال کی جاتی ہے۔ ہرایک گھروں میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموںکو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپ کرتیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا ترجمہ ملتھ ہے سعید غلام حیدر خان پنشنر اوورسیئر ایٹہ بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم بھائی بنیں۔ (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کس طرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراککی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) بیٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھراور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیرکریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک . . عہ
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک . . ۱؎
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک بعد . . ۱؎ ۴ر
غیر ممالک سے مع محصول ڈاک . . . ۱؎ ۵ر

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۳ر	صر	ملے
چوتھائی کالم	صر	سلعہ	للعہ ۱۲
نصف کالم	ملے	للعہ ۱۲	ع ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۲	ع ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۳۰	عہ ۶۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ مدار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہو مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہو +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہو - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور کمل بنانیکی غرض سے یہہ تجویز کی ہو کہ یکم اپریل ۱۹۱۱ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم .... صہ ماہوار
اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ " "
اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ " "

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی - میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہی علاوہ ازیں جن رکشا - کروکول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار رہتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ماعہ تک

قیمت کروکول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہو اسمیں کلیسیائی و ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر ۵ روپیہ تک ہو - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۹۷ء — رجسٹر شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ تیسرا پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہی - اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہی - بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہی - نئے انشورنش ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہے گا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اِس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں - نرخ بہت کم رکھا گیا ہی تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کیں

بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ انارکلی - لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہی - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہو اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہی - درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہی - یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہی قیمت بعد جات میں خوشی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے پچھلے نمبر از فی نمبر لیا جاتا ہی +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی بردرز چھپا +

